رد کید الخبثاء

مصنف

خلیفہ اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت مناظر اعظم ہند حضرت علامہ

الحاج حافظ وقاری مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خاں لکھنوی

ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمتہ والرضوان

ناشر

عسکری اکیڈمی

آستانہ عالیہ حشمتیہ حشمت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضان کرم

شہزادہ سرکار مظہر اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

الحاج ابو المظفر محمد مشاہد رضا خانصاحب قبلہ قادری برکاتی

رضوی حشمتی علیہ الرحمہ والرضوان

رَدُّ کَیدِ الخُبثاءُ

حسب فرمائش

نبیرہ مظہر اعلیٰحضرت و حضور محبوب ملت حضرت مولانا محمد سنابل رضا صاحب

قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی مہتمم دار العلوم حشمت الرضا

۱۰۱/۲۴۶ کرنیل گنج کانپور (یوپی)

فون نمبر گھر۔ 256353 (05882) پیلی بھیت شریف

WWW.ABULFATAH.COM

الجامعہ الہادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

رَدِ کیدِ الخبثاء

از تبرکات شیر بیشہ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت ناصر الاسلام والمسلمین حضرت العلام مولوی الحافظ القاری المفتی الحاج الشاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ (قادری برکاتی رضوی لکھنوی دامت برکاتہم القدسیہ وعمت فیوضہم المبارکہ)

سوال۔ کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے اہل سنت و مفتیان دین و ملت دامت برکاتہم القدسیہ اس مسئلہ میں کہ مولوی کاظم علی میرٹھی و مولوی عبدالسلام ولد مولوی عبدالشکور کاکوروی وہابیان دیوبندیان اپنی گمراہ کن تقریروں میں حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ ۳۷ کے اشعار سنا سنا کر بھولے بھالے سنیوں سیدھے سادے مسلمانوں کو یوں دھوکے دے رہے ہیں کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار میں معاذ اللہ حضرت سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کی گئی ہے ڈونڈوہ بزرگ کے ہم سنّی مسلمانوں کو اس دور پرفتن میں اللہ تعالیٰ عز وجل کی تنزیہ وتقدیس اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت اور تعظیم صحابہء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم و مودت اہل طہارت علیٰ نبینا الکریم و علیہم الصلاۃ و التسلیم کا سچا صحیح سبق حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک کتابوں ہی سے ملا ہے اس وجہ سے ہم کو ان دونوں وہابی ملاؤں کی بکواس پر یقین نہیں آیا میرٹھی دیوبندی نے کانپور میں اُچھل اُچھل کر اور

عبدالسلام ولد عبدالشکور کاکوروی نے سمدھن ضلع فرخ آباد میں اسٹیج پر گھوم گھوم کر کہا کے صفحہ ۳۶ پر یہ سرخی ہے کہ ,,قصیدہ درمناقب شریفہء ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین حضرت سیّدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ,, لہذا اس سرخی کے ماتحت جو کچھ بھی ہے وہ سب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہی شان میں ہے ۔ لہذا براہ کرم ارشاد ہو کہ اُن اشعار کا کیا مطلب ہے ۔ اور وہ اشعار جن پر وہابیوں دیوبندیوں کا اعتراض ہے کس کی شان میں ہیں ۔ بینوا توجروا ۔ المستفتی ۔ نور محمد خاں قادری رضوی حشمتی عفی عنہ ساکن ڈوندوہ بزرگ ۔ ڈاکخانہ ڈونڈوہ بزرگ ضلع فرخ آباد متعلم مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم اہلسنت ۔ اشرفی روڈ مبارکپور ۔ ضلع اعظم گڑھ ۱۲ ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۷۲ھ دوشنبہء مبارکہ ۲ نومبر ۱۹۵۲ء

الجواب

اللّٰھمَّ ھدایة الحق والصواب اللّٰہُ رَبُّ مُحمَّدٍ صَلّیٰ عَلَیهِ وَسَلّمَا وَعَلیٰ ذَویه و صَحبِه اَبَدَ الدُّھُورِ وکَرَّماً مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷ مطبوع مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۹ھ میں حدیث شریف ہے ۔ عَنْ عائشَةَ رضی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنها قَالَتْ جَلَسَ اِحدیٰ عَشرَةَ امرأَةً فَتعاھدْنَ وَتعاقدْنَ اَنْ لّاَ یَکتُمْنَ مِنْ اَخبَارِ ازواجِھنَّ شَیئًا ۔ قَالَتِ الاُولیٰ زَوجی لَحمُ جَملٍ غَثٍّ علیٰ رَأسِ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

جَبَلٍ وَّعْرٍ لَّا سَهْلٍ فَيُرْتقى وَلَا سَمِيْنٍ فَيُنْتَقى قَالَتِ الثَّا نِيَةُ زَوْجِىْ لَا اَبُثُّ خَبَرَهٗ اِنِّى اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَ بُجَرَهٗ ـ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِى الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ ـ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِىْ كَلَيْلِ تِهَا مَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قَرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَاٰمَةَ ـ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِىْ اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ ـ قَا لَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِىْ اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَ اِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنْ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ ـ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِىْ غَيَايَاءُ اَوْعَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ ـ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِى الرِّيْحُ رِيْحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِىْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ طَوِيْلُ النَّجَادِ عَظِيْمُ الرَّ مَادِ قَرِيْبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ ـ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِىْ مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ لَهٗ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمُبَارِكِ قَلِيْلَاتُ الْمَسَارِحِ اِذْ سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَا لِكٌ ـ قَالَتِ الْحَادِيَةُ عَشَرَةُ زَوْجِىْ اَبُوْ ذَرْعٍ وَّ مَا اَبُوْ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الہادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

ذَرْعٍ اَناسَ مِنْ حُلِيِّ اُذُنَيَّ وَمَلاءِ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ
وَبَجَّحَنِیُ فَبَجِحَتْ اِلٰی نَفْسِی وَوَجَدَنِیْ فِیْ اَهْلِ
غُنَيْمَةٍ بِشَقِّ فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَهْلِ صَهِيْلٍ وَّاطِيْطٍ وَّ دائسٍ
وَّمُنَقٍّ فَعِنْدَه' اَقُوْلُ فَلاَ اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَ تَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ
فَاَتَقَنَّحُ۔ اُمُّ ابی ذرع فَمَا اُمُّ اَبِی ذَرْعٍ عُكُوْمُهَا رِدَاحٌ وَّ
بَيْتُهَا فَسَاحٌ۔ اِبْنُ اَبِیْ ذَرْعٍ فَمَا ابْنُ اَبِیْ ذَرْعٍ
مَضْجَعُه' كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَّتُشْبِعُه' ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ۔ بِنْتُ
اَبِیْ ذَرْعٍ فَمَا بِنْتُ اَبِیْ ذَرْعٍ طَوْعُ اَبِيْهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا
وَمِلءُ كِسَاءِ هَا وَغَيْظُ جَا رَتِهَا جَارِيَةُ اَبِیْ ذَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
اَبِیْ ذَرْعٍ لاَ تَبُثُّ حدِيْثَنَا تَبْثِيْثاً وَّلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثاً
وّلاتَمْلأُ بَيْتَنَا تَعْشِيْشاً۔ قَالَتْ خَرَجَ اَبُوذَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ
تُمْخَضُ فَلَقِیَ اِمْرَأَةً مَّعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ
مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِیْ وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْده' رَجُلاً سرِياً رَكِبَ شرِيَا وَاَخَذَ خَطِيّاً وَاَ
رَاحَ عَلَیَّ نَعَماً ثَرِيّاً وَّاَعْطَانِیْ مِنْ كُلِّ رَاحَةٍ زَوْجاً قَالَ
كُلِیْ اُمَّ ذَرْعٍ وَّمِيْرِیْ اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ
شَیْءٍ اَعْطَانِیْ مَابَلَغَ اَصْغَرَانِيَةَ اَبِیْ ذَرْعٍ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُنْتُ لَکِ کَاَبِیْ ذَرْعٍ لِاُمِّ ذَرْعٍ۔ یعنی حضرت اُم المومنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں تو انھوں نے باہم عہدو پیمان کیا کہ اپنے اپنے شوہروں کے حالات میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گی۔ پہلی نے کہا میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے جو سخت چڑھائی والے پہاڑ کی چوٹی پر ہے نہ تو سہل ہے کہ اس تک چڑھ کر پہونچا جائے نہ فربہ ہے کہ اس کا مغز حاصل کیا جائے۔ دوسری نے کہا میرا شوہر ایسا ہے کہ میں اس کی خبر شائع نہیں کرتی ہوں۔ بیشک میں ڈرتی ہوں کہ میں اس کو چھوڑ نہ دوں اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کی پیٹھ کا کوبڑ اور اس کی ناف کی بلندی بیان کروں۔ تیسری نے کہا میرا شوہر بہت لمبا بدخلق ہے اگر میں بولوں تو طلاق دے دی جاؤں۔ اور اگر چپ رہوں تو معلق چھوڑ دی جاؤں۔ چوتھی نے کہا میرا شوہر مدینہ طیبہ کی رات کی طرح ہے کہ نہ اس میں شدید گرمی ہے نہ سخت سردی ہے نہ خوف ہے۔ نہ ملال ہے۔ پانچویں نے کہا میرا شوہر اگر گھر میں آتا ہے اپنے مال متاع سے بے خبر ہو کر چیتے کی طرح لپٹ کر سوتا ہے اور اگر گھر سے نکلتا ہے شیر کی طرح بہادر اور

دشمنوں کا خونریز بن کر نکلتا ہے اور جو مال متاع میرے سپرد کیا اسکو نہیں پوچھتا۔ چھٹی بولی میرا شوہر اگر کھائے گا تو مختلف قسم کے کھانے سب چٹ کر جائیگا اور اگر پیئگا سب پی جائے گا اور اگر لیٹے گا تو چادر میں اکیلا لپٹ جائے گا اور ہتھیلی کپڑوں میں نہیں داخل کرتا ہے کہ میری محبت جو اس سے ہے اور اس کی بے التفاتی کے سبب جو غم مجھ کو ہے وہ معلوم کرے۔ساتویں بولی میرا شوہر شرارتوں میں غرق ہے نا مرد ہے اُس کے سب کام حماقت کی وجہ سے چوپٹ ہیں۔ ہر ایک بیماری اُسی کی بیماری ہے۔ تیرا سر پھوڑے یا تیرے جسم کو زخمی کرے یا تیرے لئے سب اکٹھا کرے۔ آٹھویں بولی میرا شوہر اس کی خوشبو زرنب کی خوشبو ہے اُس کا چھونا خرگوش کا سا نرم و نازک چھونا ہے۔ نویں بولی میرا شوہر بلند ستون والا ہے لمبے پرتلے والا ہے اس کی راکھ کے ڈھیر بڑے بڑے ہیں۔قوم کی نشستگاہ کے قریب اُس کا گھر ہے۔ دسویں بولی میرا شوہر مالک ہے اور کیسا مالک ہے مال کا مالک ہے اس کے اونٹ ہیں جن کے بیٹھنے کی جگہیں بہت ہیں ان کے چھوٹے پھرنے کی جگہیں کم ہیں۔جب مزہر (ایک قسم کے باجے) کی آواز سنتی ہیں

تو وہ اونٹنیاں یقین کرلیتی ہیں کہ اب وہ ذبح ہونے والی ہیں۔گیارہویں بولی میرا شوہر ابو ذرع ہے اور کیسا ابوذرع ہے اس نے میرے دونوں کانوں کو زیوروں سے بھاری کر دیا اور چربی سے میرے دونوں بازوؤں کو پرکر دیا اس نے مجھ کو خوش کیا تو میرا جی خوش ہوگیا اس نے مجھکو مقام شقّ میں تھوڑی سی بکریوں والوں کے اندر پایا تو اس نے مجھکوان میں رکھا جو گھوڑوں اور اونٹوں اورکھیتوں اور چوپاؤں کے مالک ہیں۔تو اس کے پاس میں بات کرتی تو برا نہیں کہی جاتی۔ رات کو سوتی تو صبح تک نیند بھرکرسوتی اور پیتی تو جی بھرکراطمینان سے سیراب ہوکر پیتی ابوذرع کی ماں تو کیسی ابو ذرع کی ماں ہے اسکے برتن بڑے بڑے ہیں اس کا گھر بہت کشادہ ہے۔ابو ذرع کا بیٹا تو کیسا ابوذرع کا بیٹا ہے اس کی خوابگاہ کھجور کی لکڑی کا چکنا تختہ ہے۔اور بھیڑ کے چار ماہ بچّے کی ایک دست اس کو شکم سیر کر دیتی ہے۔ ابو ذرع کی بیٹی تو کیسی ابو ذرع کی بیٹی ہے اپنے باپ کی فرما نبردار ہے اپنی ماں کی اطاعت گذار ہے اپنی چادر کو اپنے جسم سے بھر دینے والی ہے اور اپنی سوت کی جلن کا باعث ہے ابو ذرع کی کنیزاور کیسی ابوذرع کی کنیز ہے ہماری بات کو پھیلاتی نہیں ہمارے کھانے کوخراب نہیں

کرتی۔ ہمارے گھر کو کوڑے سے بھرا نہیں رہنے دیتی۔ وہ بولی ابوذرع ایسے وقت نکلا کہ گھی نکالنے کے لیئے دودھ کے مشکیزوں میں دہی جمایا جا رہا تھا تو ایک ایسی عورت سے اس کی ملاقات ہوئی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے جو اس کی پشت کے درمیانی حصے کے نیچے دو چیتوں کی طرح دو اناروں سے کھیل رہے تھے تو اس نے مجھ کو طلاق دیدی اور اس سے نکاح کرلیا۔ تو میں نے اس کے بعد ایک شریف سردار مرد سے نکاح کر لیا جو عمدہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزۂ خطی اُس نے لیا اور میرے پاس بہت سے چار پائے لایا اور ہر قسم کی راحتیں مجھے دوگنی دوگنی دی۔ اور کہا کہ اے اُمِ ذرع تو خود کھا اور اپنے میکے والوں پر بھی بخشش اور احسان کر تو اگر میں ان تمام چیزوں کو جمع کرتی جو اس نے مجھے دی تو وہ ابو ذرع کے سب سے چھوٹے برتن بھر بھی نہ ہوتیں۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے اُمِ ذرع کے لئے ابو ذرع۔ یہ حدیث شریف بخاری شریف میں بھی ہے ترمذی شریف میں بھی ہے۔ نسائی شریف میں بھی ہے دیگر کتب احادیث میں بھی ہے۔ عبارات مختلفہ کے ساتھ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

روایت کی گئی ہے۔ یہ حضورسید العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال تو اضع ہے کہ حسن معاشرت میں اپنی ذات اقدس کو ابو ذرع کی طرح فرما رہے ہیں۔ فَتَنَبَّهُ وَلاَ تَكُنْ مِنَ الْمُعَا نِدِيْن ۔ چنانچہ بعض روایات میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ اَلاَ اِنَّهُ طَلَّقَهَا وَاِنِّی لاَ اُطَلِّقُکِ فَقَالَتْ عَائشَةُ رَضِیَ اللّٰه تَعَالیٰ عَنهَا بِاَبِیْ اَنتَ وَاُمِّيِ لَاَ نتَ خَيرٌ لی مِنْ اَبِی ذَرْعٍ لِاُمِّ ذَرْعٍ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسا اُمّ ذرع کیلئے ابو ذرع۔ مگر یہ کہ ابو ذرع نے اُمّ ذرع کو طلاق دی اور بیشک میں تجھکو طلاق نہ دونگا تو حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی بیشک حضور میرے لئے اس سے بہتر ہیں جیسا اُمّ ذرع کیلئے ابو ذرع تھا۔ بلکہ بعض مُحدِّثین نے اس حدیث کو ان لفظوں سے روایت فرمایا کہ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَعَلیٰ اٰلِهِ وَسَلَّمَ كُنتُ لَكِ كَاَبِیْ ذَرْعٍ لِاُمِّ ذَرْعٍ قَالَتْ عَائشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهَا بِاَبِیْ وَاُمِّيْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ كَانَ اَبُوْ ذَرْعٍ قَالَ اِجْتَمَعَ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

نِسَــــاء“۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا اُمّ ذرع کیلئے ابو ذرع۔ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ اور ماں حضور پر قربان ابو ذرع کون تھا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چند عورتیں اکٹھا ہوئیں پھر سارا واقعہ مَذکورہ بیان فرمایا۔ بعض روایتوں میں ان عورتوں کے نام اور قبیلے بھی مذکور ہیں۔ اس حدیث مبارک کو جو بالا تفاق صحیح ہے حضرت امام سیوطی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے المؤھر میں بھی نقل فرمایا ہے۔اس حدیث شریف سے مُحَدِّثین کرام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم نے شریعت مطہرہ کے بیسوں مسائل استنباط فرمائے ہیں جن کی تفصیل امام نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح صحیح مسلم اور علامہ ابن حجر عسقَلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح الباری میں اور امام بدرالدین محمود عینی رحمتہ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری میں فرمائی ہیں اُن میں سے بعض یہ ہیں۔نمبرا اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ غیر معلوم اور مجہول عورتوں کی خوبیاں شوہروں سے بیان کرنا جائز ہے البتہ معین ومعروف عورتوں کے حالات اپنے شوہروں سے بیان کرنا جائز نہیں حدیث شریف میں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں لَا تَصِفُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ لِزَوْجِھَا حَتّٰی کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا یعنی کوئی عورت دوسری عورت کی شکل و صورت اپنے شوہر سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ نمبر۲ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ شوہر کا اپنی بیوی کو اپنی محبت بتا دینا جائز ہے جبکہ اس کے جدا ہو جانے یا بد خلق بن جانے وغیرہ کا خوف نہ ہو۔ نمبر۳ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ مقفّٰی اور مسجع عربی عبارت بولنا جائز ہے البتہ جس میں تکلف کرنا پڑے وہ مکروہ ہے۔ نمبر۴ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ غیر قوموں کی اچھی اور بہترین باتوں کو بھی اختیار کر لینا جائز ہے جہاں تک شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ ہو کیونکہ حضور صاحب الخلق العظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذرع کی خوبیاں سن کر ان کو مقرر رکھا اور ان کو اچھا بتایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقریر اور اس استحسان سے امت کیلئے اس فعل کا جائز ہونا ثابت ہو گیا۔ نمبر۵ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ ایک شخص کی خبر سن کر اس کو قبول کر لینا بھی جائز ہے جہاں شہادت شرعیہ کی حاجت نہ ہو۔ کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

اکیلی اُمّ ذرع کی خبر کو ابو ذرع کے متعلق سن کر مقرر رکھا اور اس پر انکار نہ فرمایا۔ نمبر۶ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ بِاَبِی اَنتَ وَ اُمِّی کہنا جائز ہے یعنی یا رسول اللہ میرے باپ اور ماں حضور پر قربان۔ نمبر۷ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ عورت پر اپنے شوہر کے احسان کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا لَا یَنظُرُ اللّٰہُ اِلَی اِمرَاءۃ لَا تَشکُرُو زَوجَھَا یعنی اس عورت پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہ فرمائیگا جو اپنے شوہر کا شکر نہ ادا کرے۔ نمبر۸ اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مجھول وغیر معروف لوگوں کے عیب بیان کرنا اور کافروں مشرکوں مرتدوں کی غیبت کرنا اور اس کا سننا جائز ہے۔ نمبر۹ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ کسی شخص کے روبرو اس کی صحیح و واقعی خوبیوں کے ساتھ اس کی مدح و تعریف کرنا جائز ہے جب کہ معلوم ہو کہ اس مدح و ثنا سے اُس کا مزاج نہ بگڑے گا نہ اس کا حال بدلیگا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو ہر مدح کے سزوار ہر ثنا کے مستحق ہیں اور

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

بیشک کوئی شخص بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کتنی ہی اور کیسی ہی مدح و ثنا کرے لیکن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اُس کی تعریف و توصیف سے بلند و بالا ہیں۔ نمبر۱۰ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ کنایۂ طلاق سے طلاق واقع نہ ہوگی جب تک طلاق کی نیت نہ کرے۔ نمبر۱۱ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اُن کے رب قدوس جل جلالہٗ کی عطا سے مَافی الغد کا علم ہے جبھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حضرت سیدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دے رہے ہیں کہ میں کبھی تجھے طلاق نہ دونگا۔

قصیدہ مبارکہ کے یہ ساتوں اشعار۔

یاد وہ مجمع رنگین عروسانِ حجاز

اور پیاں کہ چھپائینگی نہ حال شوہر

تنگ وچست اُنکا لباس اور وہ جوبن کا ابھار

مَسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

یہ پھٹا پڑتا ہے جو بن مرے دل کی صورت

کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بُروں سینہ وبر

خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی

کہ چلا آتا ہے حسن ایلے کی صورت بڑھ کر

مادرِ زرع کی شاداب وہ کشت امید

برق خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی انکی ادھر

سب انھیں گیارہ کافرہ مشرکہ دلھنوں کے متعلق ہیں معترضوں کی خباثت و وقاحت ہے کہ ان ساتوں شعروں کو بھی معاذ اللہ فمعاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت سیدتنا اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ٹھہرا دیا اور اپنے اس اضلال واغو کا مبنٰی قصیدۂ مبارکہ کے اشعار کے بے ترتیب شائع ہو جانے کو بنا لیا اس بے ترتیبی کی وجہ یہ ہوئی کے برادر بجاں برابر بلکہ از جاں بہتر اسد السُنّہ وَصافُ الحبیب مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الظفر محبّ الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی نَصَرَہ' رَبُّہُ القَوِی وَاِیَّانَا دَائِماً عَلٰی کُلِّ شَقِیّ وَّ غَوِی اُس زمانے میں جبکہ جامع مسجد پٹیالہ کے خطیب اور ریاست پٹیالہ کے

مانے ہوئے مفتی اہلسنت تھے۔ زمانۂ طالب علمی میں انہوں نے حضرت مولانا حافظ مفتی سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں دامت ارشاداتہم المبارکہ سرکار کلاں مارہرۂ مطہرہ ضلع ایٹہ کے کتب خانہ میں حضور پُرنور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ مولانا الشاہ عبدالمصطفی محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان مبارک حدائق بخشش حصہ سوم کا مُسَوَّدہ نامکمل وغیر مرتب شکل میں دیکھا تھا اس کی طرز کتابت بالکل ایسی ہے جیسی شاعروں کے غیر مرتب و نامکمل کلام کی یادداشتیں ہوا کرتی ہیں۔ کسی کلام کا مطلع نہیں کسی کا مقطع ندارد کسی کے درمیانی اشعار غائب کہیں خود بدولت حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان کتابت کے مشابہ تحریر معلوم ہوتی ہے۔ کہیں معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ حضرت مولانا حسن رضا خانصاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط ہے کہیں یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ حجتہ الاسلام حضرت مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تحریر فرمایا ہوا ہے کہیں کسی اور صاحب کا لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ کچھ اشعار بین السطور میں کچھ حاشئے پر کچھ جدول کے اوپر نیچے و داہنے بائیں لکھے ہوئے ہیں بہت سے قصائد و غزلیات کی تکمیل و تبییض و ترتیب بھی نہیں اور حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر و اصلاح کا شرف تو اس مسودۂ حصہ سوم نے ہرگز نہیں پایا

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

ہے۔اس شوق نے کہ حضور مجدداعظم دین و ملت رضی اللہ
تعالٰی عنہ کے کلام مبارک کا جسقدر بھی زائد سے زائد
حصہ شائع ہو جائے خواص دعوام اہلسنت کے لئے نافع و
مفید ہی ہوگا برادرم اسد السنۃ حفظہم ربہم کو اسپر مجبور کیا
کہ سرکار مارہرۂ مطہرہ سے اُسکی نقل منگوائیں۔چنانچہ وہاں
سے مدرسہ قاسم البرکات سرکارکلاں۔مارہرۂ مطہرہ ضلع ایٹہ
کے کسی طالب علم سے نقل کراکے روانہ کیا گیا۔برادرم
وصاف الحبیب سلمہم ربہم نے یہ خیال کر لیا کہ حضرت
مولانا سید محمد میاں صاحب دام ظلہم عالی کی فرمائش و
فہمائش سے باترتیب نقل کیا گیا ہوگا خود بھی اُس کی
ترتیب و تہذیب کی طرف توجہ نہ کی حالانکہ یہ خیال
صحیح نہ تھا بلکہ حضرت تاج العلما دام ظلہم العالی کو اپنے
مشاغل کثیرہ علمیہ وعملیہ کے سبب اُس نقل پر نظر فرمانے
کی فرصت بھی نہ ملی بہرحال چونکہ حالات کی ناسازگاری
فضا کی ناہمواری کے سبب اُنکو جہانتک ہوسکے ٹپیالہ سے
جلد چلا آنا ضروری تھا لہذا کاتب کو دیکر کتابت کراکے
پریس میں چھوڑ کر چلے آئے بعد میں حصۂ سوم چھپکر

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

آیا۔ سنی مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے قصیدۂ مبارکہ کے اشعار کو یہاں ہم باترتیب لکھتے ہیں۔ برادران اہلسنت اسی ترتیب سے پڑھا کریں۔

علیحدہ در ذکر عروسان حجاز کہ در حدیث بخاری و ترمذی و مسلم مذکور اند

یاد وہ مجمع رنگین عروسان حجاز

اور پیماں کہ چھپائنگی نہ حال شوہر

تنگ و چست اُنکا لباس اور وہ جوبن کا اُبھار

مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لیکر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت

کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بروں سینۂ و بر

خوف ہے کشتی ابرو نہ بنے طوفانی

کہ چلا آتا ہے حسن ایلے کی صورت بڑھکر

مادر زرع کی شاداب وہ کِشت اُمید

برق خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن

خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی اُن کی ادھر

علیحدہ اشعار تشبیب

خامہ کس قصد سے اُٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہ نزدیک سے ہو جانب تشبیب سفر
آج فردوس میں کس کانِ حیا کا ہے گذر
حکم ہے سبزۂ بیگانہ کو باہر باہر
بخیہ تارنگہ وسوزن مژگاں سے کرے
آج آنکھوں میں ہے ایک بلبل بیباک نظر
نہ اُٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب دُرمنجر
پتلی اندھا نہ بنا سب ہے فلک سے شفاف
سات پردے ہیں نمائش کہ زحل ساں تجھپر
مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا
پہرہ دیتا رہے دنبالۂ سرمہ در پر
تھیں جو بے پردہ عنادل میں عروسان چمن
شرم سے لیتی ہیں دامان صباب مونھ پر
چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی چکیں ڈال دو جلد
کہدو مردم کو کہ دامان نگہ لے مونھ پر

WWW.ABULFATAH.COM
الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

نیل ڈھل جائیگا آنکھوں کا فلک ! یاد رہے
واا گریوں ہی رہی آج بھی چشم اختر
آنکھیں ہو جائینگی اے ماہ جہاں دیدہ سپید
چشم بد دور ہوا تو بھی بہت شوخ نظر
گرچہ دستِ ہوس دہر سے دامن ہے بری
نگر آوارہٗ ہرجا ہے عروس خاور
روح معشوقہ بے غش تھی پر اب دخل نہیں
بار پائے مزے آغوش بدن میں لیکر
شوخ دیدہ کو رکھیں اہل چمن آنکھوں میں
نرگس ازبس ہے پریشاں نظری کی خوگر
خاک اُڑاتی پھری آوارہٗ ہردشت و چمن
اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے باد سحر
خدمت گشت معاف آج رہے گوشہ نشیں
حکم سرکار ہے او بندہٗ داغی قمر
روشیں آئینہٗ چرخ آئینہ پر تو کا ہجوم
سرا شجار شجر ہیں تہہ اشجار شجر
غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کہ یہاں
سب زمین آئینہ ہے دام چھپے گا کیونکر

عکس باہم سے عجب لطف صفا نے بخشا

سبز ہیں لالہ و گل سبزہ و اوراق احمر

یہ بنا تخت زمرد وہ بنا افسر لعل

واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جوہر

علیحدہ درمدحت

امّ المومنین محبوبہء سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حور رویت کیلئے شوق سے آنکھیں دھولیں

اسی سرکار کا مملوک ہے حوض کوثر

ہیں کہاں مالنین سرکار کی عفت حرمت

کہدو مجرے کو بڑھیں پھولوں کا گہنا لیکر

چمن قدس کے بیلے کا جبیں پر چھپکا

نحنُ اقربُ کی چنبیلی سے گلے کا زیور

باغ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن

آئیہ نور کا ماتھے پہ منوّر جھومر

تن اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو

سورۂ نور کا سر پر گہر آما معجر

یا حُمیرَا کا تن پاک پہ گلگوں جوڑا

کَلّمینِی کے دُر آویزۂ گوش اطہر

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الہادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

بانوا ! تیرا سرا پردۂ عِفت و رفیع
جس مین بےاذن نہ ہو روح قدس کا بھی گزر

بس کہ جز حضرتِ شہ دل میں نہیں اور کی جا
شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارا اطہر

سورۂ نور نے کالے کیئے مونھ اعدا کے
لعنۃ اللّٰہِ عَلیٰ کُلِّ شَقِیِّ اَکفَر

تیری تدقیق پہ غش حیدر و نجل ہاشم
تیری تحقیق کے قائل عمر و اِبن عمر

کوئی خاتون تیری طرح کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم رسل سا شوہر

تیرے جلوے سے رہی مسند افتاء روشن
عہد صدیق سے تا دور جناب حیدر

گو سیہ کار رہے لیکن کلمے سے ہے اُمید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے نہ ننگ مادر

عاق وہ نا خلفِ کو رنمک ناحق کوش
تجھ سے جو دل میں رکھے سوے عقیدت تل بھر

غم رسانی ہے جب ان ماؤنکی خار رہِ خلد
وائے اس پر کہ غمیں جس سے ہے تجھ سی مادر

تیل بھی خوب ہی نکلیگا تپ محشر میں

آج جس دل میں تیرا سوئے ادب ہے تل بھر

جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدر جلیل

وزرا مجرئی بانوے سلطاں ہیں مگر

اسکے بعد کے اشعار دستیاب نہیں ہوئے۔

اقول ۔ اولاً اسی حدائق بخشش حصہ سوم کے صفحہ ۱۰ پر تصریح صریح موجود ہے کہ مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جو اب تک چھپا نہیں ہے بڑی کوشش وجانفشانی سے بریلی شریف و سرکار مارہرۂ مطہرہ و پیلی بھیت شریف وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج برادران اہل سنت کی خدمات میں حدائق بخشش حصۂ سوم کی شکل میں پیش کر رہا ہوں۔ مولا تبارک و تعالیٰ اس حقیر فقیر کی اس سعی کو قبول فرمائے۔آمین۔مرتدین اکفرین نے اپنی آنکھیں اس صاف روشن تصریح سے پھوڑ لیں کہ حدائق بخشش حصۂ سوم کی طباعت و اشاعت درکنار اُس کے غزلیات و قصائد و قطعات و اشعار کی جستجو و فراہمی بھی حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے

WWW.ABULFATAH.COM
الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

سالہا سال بعد ہوئی ہے پھر اگر اس کے کچھ اشعار کے بے ترتیب چھپ جانے کو بیدینان وہابیہ غلط و باطل و خبیث معنے گڑھنے کا منشاء بنا لیں تو اس سے معاذ اللہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا افترا باندھنا کیسی زبردست ہٹ دھرمی ہے۔ثانیاً مرتدّین اخبثین نے اپنے آپ کو اس طرف سے بھی گنگوہی بنا لیا کہ اسی صفحہ ۳۷ پر دو جگہ موٹے قلم سے لفظ علیحدہ لکھا ہوا ہے۔ پہلی جگہ۔

حورِ رویت کے لئے شوق سے آنکھیں دھولیں

اسی سرکار کا مملوک ہے حوض کوثر

اسی شعر کے بعد

اور تنگ و چست اُن کا لباس اور وہ جوبن کا نکھار

کہ ہوئے جاتے ہیں جامے سے بروں سینہ وبر۔

اس شعر سے پہلے۔ اس جگہ لفظ علیٰحدہ بالکل ٹھیک اپنے محل پر ہے۔ یہاں اس لفظ علیٰحدہ نے صاف بتا دیا کہ معاذ اللہ حضرت سید تنا اُم المومنین عائشہ صدیقہ تو حضرت سیدتنا اُم المومنین عائشہ صدیقہ ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس علیٰحدہ کے بعد والا شعر تو حوروں کے متعلق بھی ہرگز نہیں پھر بھی قصیدۂ مبارکہ پر حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تہمت

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

تراشنا کیسی کھلی ہوئی بے ایمانی ہے۔دوسری جگہ لفظ علیٰحدہ اشعار کے بے ترتیب نقل ہو جانے کے سبب اپنے محل پر نہ رہا۔ در حقیقت یہ دوسرا لفظ علیٰحدہ خامہ کس قصد سے اُٹھا تھا کہاں جا پہنچا۔

راہ نزدیک سے ہو جانب تشبیب سفر۔

اس شعر کے بعد تھا۔ثالثاً مرتذین انجسین نے اس شعر کی طرف سے بھی اپنے دیدوں کو چوپٹ کرلیا جو صاف بتا رہا ہے کہ حضرت سیدتنا اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حمائد و مدائح لکھنے کے قصد سے قلم اُٹھا تھا لیکن اس کے علاوہ کسی اور مضمون لکھنے میں مصروف ہو گیا اور اس وقت جس مضمون کے لکھنے میں قلم مشغول ہے وہ مدحت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مضمون ہرگز نہیں بلکہ اُسکے سوا کوئی اور مضمون ہے۔ پھر اسی شعر کا دوسرا مصرع بھی بتا رہا ہے کہ اس شعر کے بعد بھی حضرت سید تنا الحمیر اء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح و ثنا کا مضمون نہیں ہوگا بلکہ اُسکے بعد تشبیب ہوگی قصیدے میں مَمدوح کی مدح سے پہلے مخاطبین کو اصل مقصود کی طرف متوجہ کرنے کے لئے عہد شباب کی یادگار کے طور پر بطریقۂ تمہید کچھ واقعات اگرچہ محض فرضی ہوں بیان کئے جاتے ہیں اس بیان کو اصطلاح شعراء

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

میں تشبیب کہتے ہیں جیسے حضرت سیدنا کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدۂ مبارکہ نعتیہ خاص بارگاہ رسالت علیٰ صاحبہا و آلہ الصلاۃ و التحیہ میں بلاواسطہ خود عرض کیا جس کے اس شعر میں کہ اِنَّ الـرَّسُـوْلَ لَـنَـا رٌ یُـسْـتَـضَـاءُ بِـهَـا۔ اِنَّہٗ لَـسَـیْـفٌ مِـنْ سُـیُـوْفِ الْـهِـنْـدِ مَـسْـلُـوْلٌ۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم نے یہ مبارک اصلاح بھی فرمائی کہ اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ۔ وَاِنَّہٗ لَسَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٌ۔" اس قصیدۂ مبارکہ کو بارگاہ رسالت علیٰ صاحبہا وآلِــــہ الصلاۃ والتحیۃ سے بڑا عظیم شرف قبولیت عطا فرمایا گیا۔ اسی قصیدۂ مبارکہ کی تشبیب میں ہے بَـانَـتْ سُـعَـادُ فَـقَـلْـبِی الْـیَـوْمَ مَـبْـتُـوْلٌ۔ یعنی سعاد جدا ہو گئی تو میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہ کوئی معشوقہ تھی جسکا نام سُعاد تھا نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلب اُسکے فراق سے زخمی تھا۔ یہ محض تشبیب ہے اسی پہلے مصرع کی وجہ سے اس قصیدۂ مقدسہ کا نام ہی بَانَتْ سُعاد ہو گیا۔ اسی طرح قصیدۂ مبارکہ بردہ شریف کے بھی ابتدائی اشعار تشبیب میں ذی سَلَم و

کاظمہ و اِضم کا تذکرہ ہے جو محبوبوں مطلوبوں کے اماکن و مساکن کے نام ہیں۔ ظاہر ہے کہ امام محمد بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معشوقات ہرگز نہ تھیں جو ذی سلم یا کاظمہ یا اِضم میں رہتی تھیں بلکہ یہ بھی محض تشبیب ہے لیکن حدائق بخشش حصۂ سوم صفحہ نمبر ۳۷ میں اس شعر کے بعد اشعار تشبیب ہرگز نہیں بلکہ اس شعر کے بعد فوراً ہی خود حضرت سیدہ اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح یوں شروع ہو جاتی ہے۔

تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو ❁ سورۂ نور ہو سر پر گہر آما معجر۔

یہ امر بھی صاف واشگاف طور پر بتا رہا ہے کہ اس شعر سے پہلے کے اشعار ہرگز ہرگز ہرگز معاذ اللہ حضرت سیدتنا اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اقدس میں نہیں اور اس شعر کے بعد جو اشعار تشبیب تھے وہ یہاں نہیں رہے کیونکہ قصیدۂ مدحیہ میں پہلے اشعار تشبیب ہوتے ہیں پھر مدحِ ممدوح کی طرف گریز کے اشعار ہوتے ہیں پھر ممدوح کی مدح کے اشعار ہوا کرتے ہیں۔ ان واضح و روشن امور کے ہوتے ہوئے بھی اس شعر کے پہلے کے اشعار کو زبردستی معاذ اللہ حضرت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں بتانا کیسی بے مثل و بے مثال بے حیائی ہے۔

رابعاً مرتدین انجسین اس طرف سے بھی محض سورداس بن گئے کہ صفحہ ۳۸ پر اس

WWW.ABULFATAH.COM
الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

قصیدے کے آخر میں یہ چار شعر ہیں۔

یاد وہ مجمع رنگین عروسانِ حجاز

اور وہ پیاں کہ چھپائینگی نہ حال شوہر

مادرِ ذرع کی شاداب وہ کشت امید

برقِ خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

رنگ عشرت سے کسی گل کا نکھرتا جوبن

خار حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغِ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا شاکی

مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی انکی ادھر

ہر شخص بداھتہ دیکھ رہاہے کہ یہ چاروں شعر حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بارگاہ عزت کے سُرادِقاتِ رفعت سے ہرگز ہرگز ہرگز علاقہ نہیں رکھتے۔ یہ چاروں شعر یقیناً یقیناً یقیناً اُنھیں گیارہ کافرہ مشرکہ دلہنوں کے متعلق ہے جن کا تذکرہ اس حدیث شریف میں ہے جو ابتدائے جواب میں لکھی گئی جن میں کی گیارہویں عورت اُم ذرع ہے جو ابو ذرع کی زوجیت میں نہایت بہترین عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے پھر اسکا شوہر سفر کو جاتا ہے تو ایک عورت پر

جس کے دو بچے دودھ پیتے اسکی پیٹھ کے درمیانی حصہ کے نیچے
دو اناروں سے کھیل رہے ہیں مبتلا ہو جاتا ہے۔وہ ام ذرع
کو طلاق دے دیتا ہے اور اس بچوں والی عورت سے نکاح
کر لیتا ہے۔ام ذرع کی لہلہاتی ہری بھری شاداب کھیتی پر ایک
دم سے بجلی گر پڑتی ہے جو اُسکو جلاکر راکھ کر دیتی ہے۔اُنھیں
گیارہ میں سے کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ لطف و
مسرت میں زندگی گذار رہی ہے کوئی اپنے شوہر کے یہاں
رنج و مصیبت کے دن کاٹ رہی ہے۔ اُنھیں گیارہ میں سے
کوئی حسینہ ہے جسکی گوداولاد سے خالی ہے جسکو حضور اعلیٰ حضرت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کی گود کو
اللہ تبارک و تعالیٰ کا اولاد سے خالی رکھنا بھی مصلحتوں
اور حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا انہیں گیارہ عورتوں میں سے
وہ بھی ہیں جو حسن و شباب کی گرم جوشیوں سرمستیوں سے بھری
ہوئی ہیں۔جیسا کے حدیث شریف کے الفاظ کریمہ سے ظاہر ہے چونکہ یہ
حدیث شریف حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کسی اور صحابی
یا صحابیہ سے مروی نہیں اور اس حدیث شریف سے بیسیوں
مسائل شرعیہ مستنبط ہوتے ہیں اسلئے مدحت اُم المومنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قصیدے میں حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یادوہ مجمع رنگین عروسانِ حجاز۔ فرماکر تمہیداً انھیں گیارہ عورتوں کا واقعہ بیان فرماکر حضرت سیدہ اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احسان یاد دلاتے ہیں کہ اے ایمان والو اپنی مادرِ مقدسہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احسان عظیم یادکرو کہ اگر اس حدیث شریف کو روایت نہ فرماتیں تو تمام اہل ایمان اس قدر مسائل شرعیہ کو جاننے سے محروم رہ جاتے۔ پھر اسی حدیث شریف کے آخر میں حضور شہنشاہ دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکمال کرم حضرت سیدہ اُم المو منین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس عظیم شرف سے مشرف فرماتے ہیں کے میرا برتاؤ تیرے ساتھ ایسا ہے جیسا ابوذرع کا برتاؤ اُم ذرع کے ساتھ تھا پھر ابدی بشارت عظمیٰ عطا فرماتے ہیں کہ ابو ذرع نے اُم ذرع کو طلاق دے دی لیکن میں تجھے کبھی طلاق نہ دونگا۔ اُمُ المومنین محبوبۂ سید المرسلین ہونے کے شرف سے کبھی تجھے محروم نہ فرماؤنگا۔ یہ منا سبت بھی اس کا باعث ہوئی کہ قصیدۂ فضائل صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تمہید میں اُن گیارہ عورتوں کا تذکرہ فرمایا جائے۔ اسی قصیدۂ مبارکہ میں اُن چاروں شعروں کو

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

دیکھتے ہوئے بھی یہ بکواس کرنا کہ قصیدۂ مبارکہ کا ہر ایک شعر حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہی شان اطہر میں ہے۔ معاذ اللہ کیسی شرمناک بے ایمانی ہے۔ ہمارے اس بیان سے کالشمس فی النہار واضح وآشکارکہ اگرچہ قصیدۂ مبارکہ بے ترتیب چھپ گیا اگرچہ اشعار اُلٹ پلٹ ہو گئے پھر بھی خود قصیدۂ مبارکہ ہی کے اندر ایسا سامان موجود ہے جو صاف طور پر بتا رہا ہے کہ خبثائے وہابیہ و ملاعنہ دیوبندیہ جن شعروں کو معاذ اللہ حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا بہتان باندھ رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز ہرگز حضرت سیدتنا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان اطہر میں نہیں اُن کی شان اطہر تو انکی شان اطہر ہے اُنکی کنیزان سرکار حورعین کی شان میں بھی ہرگز نہیں بلکہ وہ تینوں شعر بھی انھیں گیارہ کافرہ مشرکہ دلھنوں ہی کے متعلق ہیں۔ یہ حضور اعلحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال ادب ہے کہ اس قصیدۂ مبارکہ کی تشبیب میں بھی معشوقانِ مجازی کا تذکرہ نہ فرمایا بلکہ شمس و قمرو اختر و چرخ کے تذکرے اور جنت کی زیبائیوں آرائشوں پھولوں بلبلوں حوروں کے بیان سے تشبیب فرمائی ہے۔

فَلِوَجْهِ رَبِّنَا الْكَرِيْمِ الْحَمْدُ وَعَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ الصَّلاۃ وَالسَّلَامُ۔ دیابنہ ملاعنہ اس قصیدۂ مبارکہ پر تو معاذ اللہ حضرت سیدتنا صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی توہین کا جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور خود حکیم الامتہ الدیوبندیہ مجدد الملتہ النجدیہ جناب اشرفعلی صاحب تھانوی کی ناپاک ملعون کفری عبارت خبیثہ کو معاذ اللہ اپنا دین و ایمان جانتے ہیں تھانوی صاحب کو اپنے ہولناک بڑھاپے میں تیرہ برس کی ایک دوشیزہ سے جو اُن کی شاگردہ بھی تھی مریدہ بھی تھی محبت ہو جاتی ہے۔ اسکے والدین کو جب خبر ہو جاتی ہے تو تھانوی جی سے اُسکا پردہ کرا دیتے ہیں پھر بھی مفر نہیں دیکھتے ہیں تو تھانوی جی کے بھانجے سے اُسکا عقد کرا دیتے ہیں مگر تھانوی جی کی قسمت کہ وہ مر جاتا ہے یہ بیوہ ہو جاتی ہے تھانوی جی کے دل میں پھر وہی پہلے کا تقاضائے محبت جاگ اُٹھتا ہے اور اس کمسن بیوہ شاگردہ مریدہ بانجھ بہو سے خود اپنا عقد کر لیتے ہیں اُس پر تھانوی جی کے چھوٹے بھائی ''اکبر علی'' تھانوی سے ناراض ہوکر تھانوی جی کو خط لکھتے ہیں کہ آپ یہ کیسی حرکت کرگزرے کہ بھابھی صاحبہ کی حالت بھی بدل گئی اور خود

آپ کو بھی کچھ خوشی حاصل نہ ہوئی تھانوی جی اسکا جواب لکھتے ہیں جسکا نام اَلْخُطُوْبُ الْمُذِیْبَہ لِلْقُلُوْبِ الْمُنِیْبَہ ہے۔ یہ رسالہ کیا ہے در حقیقت تھانوی جی کی اپنے بڑھاپے میں عشق بازی کا ایک خود نوشت ناول ہے۔ اسکے صفحہ ۸ پر اقرار ہے کہ یہ عقد درحقیقت اُس کمسن نئی بی بی کی عمر کو ضائع کرنا تھا اسی صفحہ ۸ پر ہے ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا میرا ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا (کہ کمسن بی بی ملیگی) اس مناسبت سے کے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں بھی ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کوئی چمار بھنگی بھی ماں کی تعبیر جورو سے نہ دیگا مگر تھانوی جی خوب جانتے تھے کہ وہ تو ام المومنین ہیں ایمان والوں کی ماں ہیں ان مرتدوں کے پاس ایمان ہی کہاں۔ پھر حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حالات طیبہ کو قصہ کہا اور اپنے حال بد کو بعینہٖ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا حال بتایا صاف

WWW.ABULFATAH.COM
الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

لفظوں میں بک دیا کہ وہی قصہ یہاں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکار میں کیسی عظیم گستاخی اور حضرت سیدتنا اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں کیسی شدید بے ادبی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بے غیرت بے حیا سا بے حیا بے شرم سا بے شرم حتیٰ کہ بازاری زن فاحشہ کا بھی اگر کوئی بچہ ہو تو وہ بھی اپنی ماں کو خواب میں دیکھکر اُس کی تعبیر یہ نہ دیگا کہ اسی سن و سال کی ایسے ہی خدو خال کی معشوقہ اُسے مل جائیگی کسی مسلمان کو اگر واقعے میں حضرت سیدتنا اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شرف زیارت حاصل ہو تو کیا اسکا وہم بھی اس نجس گندی گھنونی تعبیر کی طرف جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں مگر اس تھانوی نے جو اپنے آپ کو نبی جپنا تسلی بخش بتا رہا ہے (رسالۃ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵) اپنے آپ کو معاذ اللہ حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جگہ رکھا اور اپنی نئی جورو کو حضرت سیدتنا اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جگہ قائم کیا اور صاف یہ نسبت جوڑ کر کھلے لفظوں میں بک دیا کہ

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

وہی قصہ یہاں ہے۔ کوئی مسلمان اپنی کسی حالت کو حضور سیدالمحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حالات مقدسہ کے ساتھ تشبیہ دینا بھی گوارا نہیں کر سکتا کہ فلاں معاملے میں میرا حال بالکل ایسا ہی ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تھا مگر تھانوی جی تشبیہ سے بھی اڑ کر عینیّت تک پہونچے کہ وہی قصّہ یہاں ہے یعنی جو واقعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور سیدہ اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا وہی قصّہ بعینہٖ بلا تفاوت تھانوی اور تھانویۂ جدیدہ کا ہے۔اور سنیئے یہی آپ کے حکیم الامت صاحب اپنی کتاب ''الافاضات الیومیہ'' جلد ہفتم میں لکھتے ہیں۔

ایک شخص نے اپنا خواب لکھا تھا کہ نعوذ باللہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ایک نازیبا حرکت کی ہے مجھ سے خواب بیان کیا گیا۔ سنتے ہی فوراً ذہین میں آیا یہ شخص کسی شیعی مسئلہ کا معتقد ہے جو اس عضو کے ساتھ مخصوص ہے۔ میں نے بھی جواب لِکھدیا۔ ان کو تعبیر پڑھ کر حیرت ہوگئی کہ یہ کیسے سمجھ میں آیا۔ ایک میرے دوست بیان کرتے تھے جن سے صاحبِ واقعہ نے بیان کیا تھا کہ میں ڈھیلے سے استنجا سکھانے کا نہ معتقد تھا اور نہ میں اس پر عامِل تھا۔ اس لئے اپنے لئے تعبیر سے عدم مناسبت بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔

وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ مگر یہ باتیں تو ایمان والوں سے کہنے کی ہیں تھانوی و اذناب تھانوی سے اسکی کیا شکایت۔

مَاعَلیٰ مِثْلِہٖ یُعَدُّ الْخَطَاء

مسلمانان اہلسنت ان مکاروں کے حلقۂ مکرو تزویر میں اپنی مسلمانی و سنت کو ہرگز نہ پھنسائیں اور اپنے دوسرے سنی مسلمان بھائیوں کو بھی سمجھائیں کہ وہ بھی ان عیاروں کے حلقۂ فریب و دغا میں پھنسنے سے اپنے اپنے دین و ایمان کو بچائیں وَاللّٰہُ ھُوَالْمُوَفِّقُ جل جلالُہٗ وَعَلیٰ حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ و السَّلَام۔ ان مرتدین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم غیب کے مثل معاذ اللہ ہر ایک بچے ہر ایک پاگل ہر ایک جانور ہر ایک چارپائے کے لئے بھی علم غیب ثابت کر دیا۔ (حفظ الایمان تھانوی صفحہ ۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو شیطان ملعون کے علم سے کم اور شیطان ملعون کے علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس سے زیادہ بتایا (براہین قاطعہ انبیٹھی صفحہ ۵۱) اللہ قدوس و سبوح جل جلالہٗ کو جھوٹا ٹھہرایا (فوٹو فتوائے گنگوہی)

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

سچے بے عیب خدائے وحدہ لا شریک لہٗ کے معاذ اللہ چوری کرنے شراب پینے ظلم کرنے جاہل ہونے کو جائز وممکن لکھکر تمام عیبوں کے ممکن ہونے کا اُس کی ذات اقدس کو عیب لگایا (تذکرۃ الخلیل میرٹھی صفحہ ۸۶) یہ کہکر کہ کذب وظلم اور تمام قبیح باتوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لحاظ سے کوئی برائی نہیں یعنی وہ جھوٹ بولے ظلم کرے ہر قسم کی تمام بے حیائیاں کرے تو بھی اُسکی ذات میں کوئی خرابی لازم نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ کے معاذ اللہ عیبی ہونے کا کفری گیت گایا (جہد المقل دیوبندی حصہ اول صفحہ ۷۷) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصف خاتم النبیین کے اس ضروری دینی معنیٰ کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سب سے پچھلے نبی ہیں نا سمجھ لوگوں کا غلط خیال ٹھہرا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہء اقدس میں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد بھی نئے پیغمبروں جدید نبیوں کے پیدا ہونے کو جائز بتا کر مرتد قادیانی کو دعوائے نبوت کرنے کا کفری سبق سکھایا (تحذیر الناس نانوتوی صفحہ ۳ و صفحہ ۱۴ وصفحہ ۲۸) حضور نبی اُمّی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو چالیس سال کی عمر شریف تک معاذ اللہ ایمان سے قطعاً بے خبر تہذیب اخلاق سے بالکل ناواقف لکھکر مرتدین و منافقین کے دفتر میں اپنا نام لکھوایا (مختصر سیرت نبویہ کا کوروی صفحہ ۲۲)

WWW.ABULFATAH.COM
الجامعہ الھادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

انکے ایسے ہی اقوال کفریہ پر عرب و عجم کے تمام علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملّت نے متفق علیہ فتوے صادر فرمائے ہیں کہ یہ لوگ اپنی ان کفری عبارتوں کی وجہ سے بحکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً ایسے کافرو مرتد ہیں کہ جو شخص انکے اقوال کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد بھی انکو کافرمرتد کہنے سے زبان روکے یا انکے کافرمرتد ہونے میں شک رکھے وہ بھی شرعاً کافر مرتد ملحد منافق زندیق ہے۔ قرن گزر چکے جگ بیت گئے کسی بڑے چھوٹے کی یہ ہمّت نہ ہوسکی نہ کبھی انشاءاللہ الواحدالقہار ہو سکے گی کہ ان ملعون عبارات کفریہ کو اسلام بنا سکیں انکے قائلین اور ان کے اذناب کے سروں پر سے کفر وارتداد و زندقہ و الحاد ونفاق کے پہاڑ اُٹھا سکیں تو کھسیانی بلّی کی طرح کھمبا نوچنے پر آمادہ ہو گئے ہیں اور الملفوظ شریف و حدائق بخشش حصہ سوم و مدائح اعلحضرت و وصایا شریف کی عبارتوں پر کفر کے بہتان باندھنے لگے ہیں تاکہ بھولے بھالے سیدھے سادے سنّی مسلمان اُن کے مکر و فریب میں پھنس جائیں ان بیچاروں کو یوں بہکائیں کہ عبارات کفریہ تو معاذ اللہ علمائے اہلسنت کی کتابوں میں بھی ہیں اور مناظرین اہلسنت کو ان مکارانہ بحثوں میں الجھائیں اپنے طواغیت

کے کفریات کو عوام کے دلوں سے بھلائیں مگر یاد رکھیں کہ انّ اللّٰہ لَا یَھْدِی کَیْدَ الخائنین۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَقَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَا لِکِنَا محمد وآلِہٖ وصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْن وَاٰخِرُ دَعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

سگِ بارگاہِ نبوی وبندۂ سرکارِ قادری و گدائے کوے رضوی فقیر ابوالفتح عبیدالرضا محمّد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی لکھنوی غفرلہٗ وَ لِاَبَوَیْہِ وَاَھْلِہٖ وَاِخْوَانِہٖ وَاَحْبَابِہٖ رَبُّہُ الْمَوْلٰی الْعَزِیْزُ الْقَوِی۔

۲۱ ماہ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۷۲ھ دوشنبہ مبارکہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۲ء

WWW.ABULFATAH.COM الجامعہ الہادیہ الحشمتیہ بھیونڈی

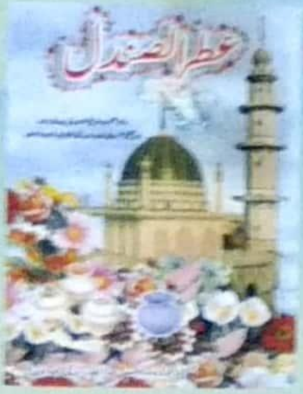

احباب اہلسنت عسکری اکیڈمی کی نشریات و حشمتی چیریٹیبل ٹرسٹ حشمی کے منصوبہ ترویج دین ومسلک اعلیٰحضرت میں شریک ہوکر اپنے مرشدان کرام و مرحومین کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کریں اور فیضان مظہر اعلیٰحضرت و مشاہد ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فیضیاب ہوں۔

(نبیرہ مظہر اعلیٰ حضرت مولانا الحاج) محمد سائل رضا خان حشمتی

جنرل سکریٹری آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اترپردیش و مہتمم جامعہ اہلسنت حشمت الرضا، کرنیل گنج، کانپور

ASKARI ACADMY

Dar-ul-uloom Hashmaturrara 101/246-Karnial Ganj, Kanpur (U.P.)

Phone : 9897552954, 9897568003, 9412495510

Rs. 15/-